تہذیب النسا

جسمیں عورتوں کی تہذیب اخلاق وآداب حسن معاشرت وضوابط انصرام امور خانہ داری و دیگر نصائح مفیدہ و حکایات پسندیدہ و طریق نشست و برخاست و قواعد تربیت اولاد وغیرہ مندرج ہیں کہ جسکے مطالعے سے زنان نوآموز کو فوائد صلاح دینی

حاصل ہوں

برائے نذر

جناب فضائل مآب فواضل نصاب جہانگیر علم پرور

صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی وشمالی واودھ

زبان اردو میں مطابق محاورۂ نسوان مولوی اوحد الدین احمد صاحب

متخلص بشگفتہ لکھنوی مدرس عربی و فارسی مدرسۂ بلرام پور نے

تصنیف و تالیف کی ۱۸۷۳ع میں

واسطے افادۂ طلبا مدارس و مکاتب سررشتۂ تعلیم صوبۂ اودھ

بار سوم ۱۸۸۲ع

مطبع نامی منشی نول کشور میں مقام لکھنؤ طبع ہوئی

فہرست تہذیب النسا





زبان عندلیبِ خامہ وا ہی	ثنا خوان گلِ حمدِ خدا ہی
مگر یہ راہ طی ہوتی نہین ہی	کہ جو بین کلک و دشت آتشین ہی
ولا یہ منزل خون جان گزا ہی	مفر اس جا سے نعت مصطفےٰ ہی
درود انپر اور آل اصحاب پر بھی	خدا نے بھیجے ادھر جن و بشر بھی
ولے ہو نعت بھی ہمپایۂ حمد	ادا کیونکر ہو بے سرمایۂ حمد
تو مہر خامشی بہتر دہن پر	سکوت احسن سکوت احسن سخن پر
اب آغاز کتاب جانفزا ہی	کہ جسکا نام تہذیب النسا ہی

اما بعد صاحبان عقل و کیاست و ارباب فہم و فراست کی خدمت سراپا برکت مین گزارش ہی کہ ہرگاہ اس خاک پاے آل محمدؐ اوحد الدین احمد شیفتہ مدرس عربی

و فارسی مدرسۂ دارالسرور بلرام پور ابن مولوی نعمت اللہ صاحب چشتی قادری لکھنوی عفی اللہ عنہما نے بعد از تصنیف انشاے فصاحت آفرین و اخلاق شیفتہ و سہ نثر شیفتہ ہر سہ بزبان فارسی ماہ جنوری ۱۸۷۶ع مین کتاب کیمیاے حکمت بزبان اُردو حسب الحکم جناب فیض مآب ارسطو فطرت افلاطون فطنت زبدۂ امراے نامدار قدوۂ روساے والاتبار منبع سخا و کرم منہل رافت اتم فصاحت فرجام بلاغت نظام نکتہ رس صبح نفس جادو سخن قدردان ہر علم و فن جملہ علوم مین طاق علامۂ آفاق صفات جمیلہ سے معمور اخلاق حمیدہ مین مشہور فضل و عطا کے بانی مبانی جود و سخا مین حاتم ثانی سردارون کے سردار رئیس ذوی الاقتدار خصائل پسندیدہ سے پُر کالن اے آر ہرونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ دام اقبالہ و دامت جلالہ تالیف کی اور جناب موصوف نے ازراہ قدردانی قبول فرمائی رئیس المطابع منشی نولکشور صاحب مین چھپوائی اور کمترین کو حق تالیف عطا فرما کے مالا مال کیا غم و اندوہ دنیوی سے فارغ البال کیا اُسوقت جناب مولوی صاحب کرم فرماے نیازمندان مصدر فضل و احسان عالم نحریر فاضل عدیم النظیر علوم ادبیہ مین یکتا فنون انگریزیہ مین بیمثل و بےہمتا پیشواے علماے دہر مقتداے فضلاے عصر وحید الزمن مولوی ابوالحسن صاحب مترجم محکمۂ ڈائرکٹری دام الطافہ نے فرمایا کہ اگر ایک کتاب نہایت سلیس خاطر انیس عورتون کے روزمرہ بول چال مین متضمن اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ و دیگر امور خانگی جو عورتون کے حق مین مفید ہون تصنیف و تالیف ہوکر نذر خادمان صاحب ذیشان ہو کیا عجب کہ پسند ہو کے مجاریۂ مدرسۂ نسوان ہو لہذا خاکسار نے قلم برداشتہ یہ رسالہ تالیف کیا جو رطب و یابس ذہن ناقص مین آیا لکھ دیا خدا کرے پسند حضور ہو و دردور مشہور ہو امید ناظرین دقیقہ رس اور مالکان

ملک فاروحدس سے یہ ہی کہ جسوقت اس مختصر کو ملاحظہ فرمائین اس خیال سے بھی باز نہ آئین کہ اس کتاب مین بالکل لکھنوی عورتون کی بول چال ہی سرتاپا اُنھین کے محاورات سے مالامال ہی پس اس صورت مین اگر کوئی غلطی وقوع مین آئی ہو تو عیب پوشی کرنا سزاوار ہی کیونکہ عیب پوشی خود حق تعالے کا کردار ہی اُسیکا نام ستار ہی بیت

دو کونش یکے قطرہ در بحر علم	گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم

بفحواے تخلقوا باخلاق اللہ پردہ پوشی انسان پر لازم ہی ورنہ بروز جزا پشیمان و نادم ہی
خدا کے اخلاق اختیار کرو
اور ہر انسان سراپا نسیان و خطا ہی وہ کون بشر ہی جو اس عیب سے پاک و مبرا ہی لمؤلفہ

آدمی سنے ہی کچا شیر پیا	ہوتی ہی اُس سے خواہ مخواہ خطا

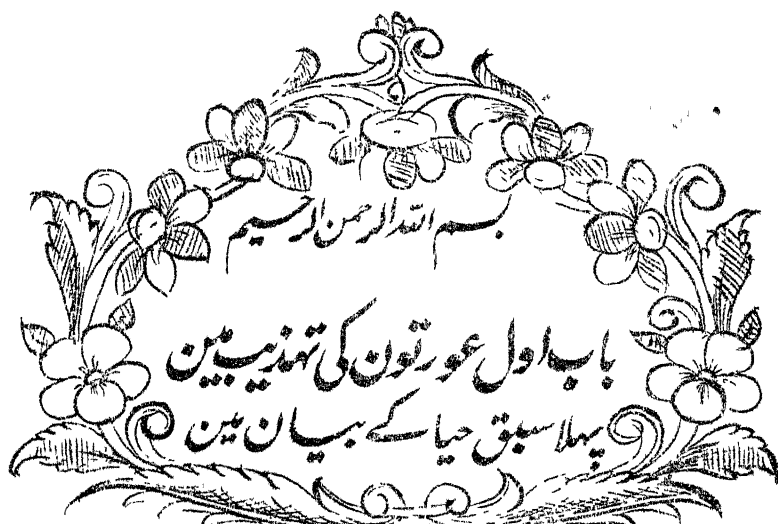
اللہ تعالے بطفیل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نسخے کو مفید انام فرمائے مقبول خاص و عام بنائے اور مؤلف کو عذاب آخرت سے محفوظ رکھے اپنی محبت کے نشے مین شاد و محظوظ رکھے بمنہ وکرمہ

قطعۂ تاریخ ہجری نبوی صلعم

ہوا تالیف جسدم یہ رسالہ	کہ دانا عورتون کا رہنما ہی
تو ہجری سال ڈھونڈھا شیفتہ نے	کہا دل نے یہ تہذیب النسا ہی

۱۲۰۹ھ





ایک آتوجی صاحبہ ایک محل مین ایک امیرزادی کو پڑھاتی تھین ادب قاعدے بصورت احسن تعلیم فرماتی تھین اتفاقاً ایک روز امیرزادی کی اوڑھنی سر سے سرک گئی آتوجی کی نظر پڑی نہایت خفا ہوئین اور یون فرمانے لگین کہ لڑکی نام خدا باوجودیکہ تجکو دسوان سال ہی مگر ابھی تک نہ شرم ہی نہ لحاظ ہی اپنے بدن تک کا نہین خیال ہی امیرزادی نے یہ خطاب پر عتاب سنکے مارے غیرت کے سر جھکا لیا اور اوڑھنی کو سر پر چڑھا لیا تھوڑی دیر کے بعد امیرزادی نے دست بستہ آتوجی سے عرض کیا کہ کنیز امیدوار ہی کہ کچھ شرم و حیا کا بیان فرمایئے خوش خوئی اور شائستگی کی تفصیل اس ناچیز کو بتلایئے کہ حتے الامقدور اسکو عمل مین لانے بیوقوفی اور نادانی سے باز آئے

	آتوجی ج	

شرم و حیا بڑی چیز ہی باحیا شرمیلا آدمی سارے جہان کو عزیز ہی بلکہ یہ خصلت

بنی آدم ہی باعث انتظا[illegible]ر شرم ولحاظ کا پردہ درمیان سے اٹھ جاتا تو کوئی کسی کو
خیال مین نہ لاتا آدمی شا[illegible]ن کے ہو جاتے جو جی مین آتا عمل مین لاتے شرم کے
فائدے دیکھو کہ والدین اور آقا اپ[illegible]ن کے لحاظ سے بیٹی بیٹا لونڈی غلام کی پرورش
کرتے ہین شفقت خدا اونکے پیچھے مرتے ہین اور اولاد و خدمتی خردی کے لحاظ سے والدین
اور آقا کی خدمت بجان ودل بجا لاتے ہین تا دم زیست انکی اطاعت اور فرمان برداری سے
باہر نہین آتے ہین میان بی بی مین بھی پاس ولحاظ کی وجہ سے باہم کام چلتا ہی الغرض
بھائی برادر اپنے بیگانے ران پڑوس امیر فقیر بادشاہ وزیر دنیا بھر کا کارخانہ اسی سے
نکلتا ہی بعضا کام ایسا ہوتا ہی کہ ہر چند اوسکے کرنے کو جی نہین چاہتا ہی صرف چار آدمیون کے
لحاظ سے عمل مین آتا ہی ؂

لمؤلفہ

حیا سے انتظام دو جہان ہی — سنور اس سے یہ کون و مکان ہی
حیا و شرم سے انسان ہی ممتاز — حیا کرتی ہی ایمان سے سرافراز
اگر رسم حیا اٹھے جہان سے — ابھی دم بھر مین نظم خلق بگڑے

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ گنہگار اپنے گناہون سے شرماتا ہی خداوند کریم
اوسپر رحم آتا ہی شرمساری سبب رستگاری ہوتی ہی آب رحمت الٰہی سے کثافت معاصی کو دھوتی ہے

لمؤلفہ

ہو کے عصیان سے منفعل عاصی — جس گھڑی زار زار روتا ہی
جوش مین آکے ابر رحمت حق — سب کثافت کو صاف دھوتا ہی

فائدہ بعضی باتین ایسی ہین کہ ہر چند شرع کی رو سے انکا کرنا روا ہی مگر شرم ولحاظ کی
وجہ سے انکا نکرنا احسن و اولیٰ ہی مثلاً جوان لڑکی اپنے مان باپ سے یہ کہے کہ میرا
بیاہ کردو یا بیاہی ہوتی ہی لڑکی کہے مجھے میری سسرال بھیجدو یا مان باپ کے روبرو

خاوند سے بڑھ بڑھ باتین کرے قہقہہ مارے ہنسے جو میان بی بی ایسے جو رو خاوند کا حکم
بجالاتے ہین وہ بڑے بختاور ہین اور جو کمبخت بے ادب ہین وہ کم بختی کا گھر ہین موجب
مثل با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب ❊

دوسرا سبق عصمت اور پارسائی کے بیان مین
امیرزادی

تو جی حیا کے اوصاف زبان مبارک سے سُن کے بخوبی آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہون
کہ کچھ عصمت اور پارسائی کا حال بیان فرمائیے ❊

آتوجی ج

عصمت و پارسائی بڑی دولت ہے پارسا آدمی کونین مین صاحب جاہ و منزلت ہے
اور پارسائی کے یہ معنی ہین کہ باوجود قدرت کے بُرے کامون سے پرہیز کرے خدا کے
غضب سے ڈرے اپنا روپان تک غیر مرد کو نہ دکھائے شوہر کی بے مرضی گھر سے قدم باہر
نہ لے جائے اگرچہ خود حور کی بچی اور خاوند نہایت بدصورت ہو تو بھی شکر جناب باری
ادا کرنا سزا ہے اُسکی اطاعت اور فرمان برداری بجالانا حکم خدا ہے ❊

لمؤلفہ

نیک دنیا مین ہے وہی عورت	جو ہے پابند رشتۂ عصمت
جو کہ موصوف پارسائی ہے	مہبطِ رحمت خدائی ہے

حکایت ایک نیک بخت بی بی ہمارے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی مرید
حسن و جمال مین یکتا نور کا پتلا اور اُنکا خاوند نہایت بدصورت دیو کی مورت کالا کلوٹا
تنباکو کا پنڈا اُنکی ایک پڑوسن شیطان کی بڑی بہن نے پوچھا کہ بھلا تجھ ایسی پری کا
اس کالے دیو کی صحبت مین کیونکر جی لگتا ہے تعجب کی جا ہے اُس نیک بی بی کو یہ بات
سُن کے بہت غصہ آیا مارے غیظ کے [illegible] یا جواب دیا کہ میرا میان فرشتہ

اُسپر خدا کی مہر کی نظر ہو اللہ تعالے کے دربخانے مین لاکھ شکر ہو کہ اُسی نے اپنی مہربانی سے ایسے نیکذات فرشتہ صفات کو میرا خاوند بنایا مجکو اُسکی لونڈی گری سے ممتاز فرمایا واہ کیا نیک بی بی تھی حق تعالے حضرت بی بی خاتون جنت کے صدقے مین کُل جہان کی بہو بیٹیون کو یہ درجہ عنایت فرمائے اسی راستے پر چلائے ٭

لمؤلفہ

دین و دنیا مین وہی ہو نیکنام	زیورِ عصمت سے جو ہو شادکام
عورتون مین ہو وہی بس خوبتر	پارسائی جسکو ہو مدِ نظر

تیسرا سبق عبادت کے بیان مین

امیرزادی بی

آتوجی عصمت اور پارسائی کا بیان سن کے مین نہایت فیض یاب ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ عبادت کا حال بھی بیان فرمائیے ٭

آتوجی

اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہو کہ مین نے جن و انسان کو خاص اپنی عبادت کے لیے بنایا ہو پس انسان کو دن اور رات اُسکی عبادت مین دل سے مشغول رہنا ضرور ہو غفلت و بیہودگی مین بسر کرنا دانائی سے دور ہو اور انسان اللہ تعالے کا بندہ ہو اور مالک اُسی غلام سے خوش رہتا ہو جو ہر وقت تہ دل سے خدمت بجالائے سرکار کے کام سے جی نہ چرائے دیکھو اگر کوئی تمھاری ماما اصیل لونڈی باندی تمھارے کام مین قصور کرتی ہو تو تمکو کسقدر غصہ آتا ہو کیسا جی جھنجھلاتا ہو پس خیال کرو کہ تم بھی اسیطرح جب اپنے مالک کی بندگی مین قصور کروگی تو قیامت کے دن کیسے عذاب مین پڑوگی آدمی کو چاہیے کہ ہر دم اپنے پروردگار کے لطف و کرم کو خیال مین لائے اور ایک دم اُسکی عبادت او بندگی سے باہر نہ آئے کہ اُسنے کیا کیا مرحمت فرمایا ہو تندرست اور توانا بنایا ہو اگر گونگا

پھر اپنا تو کسیکا اختیار تھا اور بھلا ٹولا پیدا کرتا تو کسکا انکار تھا اگر ابھی دو پاؤن ٹھیک نکان پہرے ایک عضو مین فتور ہو تو چین و آرام دل سے دور ہو ٭

لمؤلفه

ہین وہ نعمتین بخشین کرم سے ۔۔۔ کہ شکر اُسکا نہین ممکن ہو ہمسے

اگر ہر بال ہووے تن پہ زبان ہو ۔۔۔ کہان افضال کا اُسکے بیان ہو

حکایت ایک بہشت کی بی بی ہماری پیر زادی کی یہ دائمی عادت تھی کہ رات کو نفس سے فرماتین کہ یہ آخری رات ہو جہانتک عبادت کرنا ہو کرلے کل دنیا سے کوچ کر جائیگی ہاتھ ملتے رہجائیگی سواے حسرت و افسوس کے اور کچھ نہ لیجائیگی خدا کو کیا منھہ دکھائیگی جب تمام رات عبادت مین صبح ہو جاتی تھی اور نماز فجر کی نوبت آتی تھی تو نفس سے فرماتی تھین کہ بھلا یہ رات تو ٹل گئی خدا خدا کرکے نکل گئی مگر آج دن کو کام تمام ہو عبادت جسقدر کیجاے کرلے ورنہ قیامت کے دن خوار و بدنام ہو الغرض اسیطرح نفس کو مثل چھوٹے لڑکے کے بہلاتی تھین اور شب و روز عبادت مین بسر فرماتی تھین جب غنودگی بہت ستاتی تھی تو یہ بیت اُنھین یاد آجاتی تھی ٭

بیت

جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے ۔۔۔ پھر پڑا سویا کریگا خاک کے سایہ تلے

فائدہ عابدہ کے یہ معنی نہین ہین کہ بالکل گھر بار چھوڑ کے فقیرنی ہوجاے کار و بار گھر گرستی مین ہاتھہ نہ لگاے بال بچون مین رہنا اور عبادت کرنا بڑا کمال ہو اور دنیا چھوڑ کے عبادت کرنا آسان ہو کچھ ایسا نہین محال ہو آدمی کو چاہیے کہ دست با کار رہے اور دل با خداوندگار رہے ٭

لمؤلفه

ہی وہی آدم بڑا ہشیار ۔۔۔ جو کہ ہو دل بیار دست بکار

چوتھا سبق راستی کے بیان مین

امیرزادی ہن

اتو جی آپکی مہربانی سے عبادت کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ راستی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے ✤

اتو جی ج

راستی ایک عالم کو پسند ہی سچا آدمی ہر جگہ ارجمند ہی سب کے نزدیک صاحب اعتبار ہی دونون جہان مین اسکا بیڑا پار ہی قرآن شریف مین جابجا راستگوئین کی تعریف آئی ہی پیغمبر صاحب نے بھی سیکڑون جگہ انکی مدح فرمائی ہی بزرگون کا قول ہی کہ راستی سب عبادتون کی جان ہی بلکہ اصل ایمان ہی جو آدمی جھوٹا بدقول ہی اسکا ایمان بیشک ڈانواں ڈول ہی نہ ہندو ہی نہ مسلمان ہیچ خاصا بے ایمان ہی نہ الی الذی نہ ادلی الذی دنیا مین نکو آخرت مین سیاہ رو بقول شخصے نہ راہ کا نہ باٹ کا دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا ✤

مولفہ

راستی امر راستی اہی ہوشیار	راستی ہی کرتی ہی ذی اعتبار
راستی کا جو کوئی پابند ہی	دین و دنیا مین وہی خرسند ہی
آدمی کو کذب کرتا ہی ذلیل	ہی یہی عادت شقاوت کی دلیل
جو ہی کاذب دو جہان مین خوار ہی	جھوٹے لوگون پر خدا کی مار ہی

پانچوان سبق ہنسی دل لگی کے نقصان مین

امیرزادی ہن

اتو جی آپکی نوازش سے راستی کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امید ہی کہ کچھ ہنسی دل لگی کے نقصان اور قباحتین بھی بیان فرمائیے ✤

اتو جی ج

ہنسی دل لگی کرنا بہت بُری بات ہی سراسر واہیات ہی اگر کوئی لڑکی کسی بڑی بوڑھی سے ہنسیگی تو وہ ناراض ہو جائیگی لڑکی ضرور بے ادب کہلائیگی اور جو کوئی جوان کسی لڑکی سے یا بی بی اپنی لونڈی سے دل لگی اختیار کریگی وہ پیر کی جوتی سر پر آئیگی رفتہ رفتہ اُس نگوری کا دماغ آسمان پر چڑھ جائیگا اسکا مرتبہ خاک مین ملجائیگا اور اگر برابر والی سے ہنسی ٹھٹھہ ہی تو بھی خواہ مخواہ ایک دن دال روٹی بٹنا رکھا ہی سیکڑون جا سُنا ہی کہ دل لگی کرتے کرتے دوست دلی دشمن جانی ہو گئے ہنسی ہنسی مین سیکڑون گھر کھو گئے ؛؛

لمؤلفه

دل لگی ہوتی ہی فساد کا گھر	اس سے ڈرتے رہو بڑا ہی خطر
دل لگی سب وقار کھوتی ہی	یہ چھچھورون کی وضع ہوتی ہی
سیکڑون کوس اس سے دور رہو	ایسی عادت سے تم نفور رہو

چھٹا سبق بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان مین

امیر زادی

آتوجی ہنسی دل لگی کی قباحتین تو بخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان بیان فرمائیے ؛؛

آتوجی

بدگوئی اور عیب جوئی بڑی بلا ہی عورت کے حق مین یہ ایک غضب خدا ہی اللہ تعالیٰ کل جہان کی بہو بیٹیون کو اس سے بچائے یہ مردار عادت اُنکی پرچھائین تک نہ پائے قرآن مجید و حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی کسی کی بدگوئی زبان پر لاتا ہی وہ گویا اسکے [illegible] کا گوشت کھاتا ہی الغرض یہ کمبخت عادت سب بُری عادتون سے قرآن اور حدیث مین اسکی بُرائی بھری ہی ؛؛

بیت

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی		کہ اسکا خدا عالم الغیب ہی	۰

فائدہ بہو بیٹی کو چاہیے کہ سسرال کی برائی میکے مین اور میکے کی سسرال مین ہرگز نکرے ادھر ادھر کی لگائی بجھائی مین نرہے جو کمبخت ایسا کریگی بلا مین پڑیگی نیک بخت وہ ہی جو دونون کل کی لاج رکھے دونون جگہ کی بھلائی اپنی نیک بختی سمجھے اور اپنے خاوند کا گلہ شکوہ کسی اپنے بیگانے سے کرنا بہت بری بات ہی باعث ظہور گوناگون آفات ہی جس کمبخت کا یہ کام ہی وہ دونون جہان مین خراب و بدنام ہی خاوند اگر جہان بھر کا برا اور بدمزاج اور نکھٹو ہو لیکن عورت کو اسی کا دم بھرنا چاہیے اور ہر صورت مین اسکی تعریف کرنا چاہیے ٭

لمؤلفہ

۰	بدی دشمن کی بھی ہرگز نکرنا یہ دنیا بھر کے عیبون سے ہی بدتر		بری یہ بات ہی تم اس سے ڈرنا گنہ اس سے نہین ہی کوئی بڑھکر

حکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند حضرت اسمعیل کے دیکھنے کے واسطے انکے مکان پر تشریف لے گئے صاحبزادے کو نہ پایا بہو سے دریافت فرمایا انھون نے ناک بھون سکوڑ کے جواب دیا کہ روزی کی تلاش مین جنگل کی طرف گئے ہین اگر کچھ شکار وکار ملگیا تو لادینگے ورنہ شام کو خالی ہاتھ جھلاتے آدینگے ملا تو روزی ہی نہین تو روزہ ہی حضرت ابراہیم کو انکا یہ کلام بہت ناپسند آیا اور اپنے دل مین فرمایا کہ یہ عورت بڑی ناشکری ہی سراسر برائیون سے بھری ہی ہر شخص سے اپنے خاوند کا گلہ کرتی ہی خدا سے نہین ڈرتی ہی اس سے فرمایا کہ جب تمھارا شوہر آئے تو ہمارا سلام اور یہ پیغام کہدینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو یہ نہایت خراب ہی ہمارے نزدیک اسکا رکھنا [illegible] نامناسب ہی غرض جب حضرت اسمعیل دولتخانے پر تشریف لائے تو بی بی سے پوچھا [illegible] آیا تھا انھون نے کہا ہان ایک بڈھا مرد آیا تھا تمکو سلام کہ گیا ہی اور یہ پیغ

کہ تمھارے دروازے کی دہلیز مین فتور ہو اسکا بدل ڈالنا ضرور ہی حضرت اسمعیل نے
یہ بات سنتے ہی فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد ماجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور
میرے دروازے کی دہلیز تو ہو تھا یعنی انھون نے تیرے اخلاق مین کچھ فتور پایا تیری
تبدیلی کا حکم دیگیا اب مجکو تیرا چھوڑنا ضرور ہی ہو تو شخص بے اختیار ہون تمام مجبوری ہو
ذرا خواب خرگوش سے بیدار ہوا اپنا چلتا دھندا سدھارے اور نکاح مین تیر تھوڑے دنون کے بعد
حضرت ابراہیم پھر بیٹے کے گھر تشریف لائے انکی دوسری بہو بزرگ جان کے بڑی تعظیم
وتکریم سے پیش آئین جو کھانا وقت پر حاضر تھا حضرت کے آگے لائین حضرت ابراہیم نے
پوچھا کہو تمھاری روزی روزگار کا کیا نقشہ ہی خوش ہوکے جواب دیا کہ آپکی دعا سے
ہر طرح سے فضل خدا ہی آسکے دینے مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ بے منت و آرزو کسی مخلوق کے
حضرت اسمعیل ہر روز شکار کر لاتے ہین ہم آب زمزم مین پکا کے خوشی خوشی کھاتے ہین
حضرت ابراہیم اپنی بہو کی یہ عادت دیکھ کے بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ جب تمھارا
شوہر آئے تو ہمارا سلام کہنا اور یہ پیام کہہ دینا کہ اب تمھارے دروازے کی دہلیز بہت
ٹھیک ہوگئی نہایت محبوب ہی بشکر خدا بجا لاؤ اسکی ولداری سے ہرگز ہرگز باز نہ آؤ القصہ
جب حضرت اسمعیل گھر مین تشریف لائے تب انکی بی بی نے سب حال بیان کیا سلام
و پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل نے بہت خوشی سے فرمایا کہ وہ حضرت میرے پدر بزرگوار تھے
انھون نے تمھاری سفارش کی ہی دروازے کی دہلیز سے تمھین کو مشابہت دی ہی پس
مجھ بدل دینا انکی فرمان برداری منظور ہی تو تمھاری خاطرداری ضرور ہی ۞

قطعہ

چونکہ عورت عاقل و ہشیار ہو | ہر طرح شوہر کی تابعدار ہو
گر دیکھے شوہر اپنا شور و شر | کرکے اغماض عیب سے دیکھے ہنر

ساتوان سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان مین

امیرزادی ہن

اتوجی بدگوئی از عیب جوئی کی برائیان تو سمجھگئی جی لذ گیا اب امیدوار ہون کہ کچھ خاموشی اور کم سخنی کے فائدے بیان فرمایئے*

اتوجی ج

خاموشی عقلمندی کا نشان ہی چڑ چڑ بڑ بڑ باتین کرنے والا محض نادان ہی زیادہ گو عورت ہر وقت دھو کھا کھاتی ہی ہر جگہ ہنسی جاتی ہی اگر بہو بیٹی اس بات کو عمل مین نہ لائیگی ساس نندون کے طعنے کھائیگی*

حدیث مین آیا ہی کہ بیفائدہ باتین نکرنا اور خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہی دین و دنیا کے رنج و غم سے وسیلۂ نجات و سلامت ہی کیونکہ سب بلائین بولنے ہی سے پیدا ہوتی ہین آدمی کو دارین سے کھوتی ہین*

لمؤلفہ

سنگ و آہن کی طرح ہی یہ زبان	ہر گھڑی ہر حال مین آتش فشان
گھر کے گھر مین کر دیے اسنے خراب	ایک عالم کے کیا دلکو کباب

فائدہ جب دو آدمی آپس مین باتین کرتے ہون تو انکے درمیان مین دخل دینا محض نادانی ہی حماقت کی نشانی ہی جو عورت ایسا کریگی ٹوکی جائیگی چار عورتون مین کھسیانی ہوگی اپنا سا منہ لے کے رہجائیگی*

اٹھوان سبق خوشخوئی کے بیان مین

امیرزادی ہن

اتوجی خاموشی کا حال تو بخوبی معلوم ہوا اب امیدوار ہون کہ کچھ خوش خوئی کے اوصاف بھی بیان فرمایئے*

اتوجی ج

خوش خوئی اور خوش خلقی ایک لعل بے بہا ہی اسکا خریدار جا بجا ہی خوشخو ہر شخص کا پیارا ہی ایک عالم کی آنکھون کا تارا ہی خوش خوئی بزرگی کا نشان ہی یہ عادت انبیا اولیا کی پہچان ہی ہنستی پیشانی اقبال و دولت کی نشانی ہی بسورتی صورت نمونہ قہر ربانی ہی ہر شخص اُسکی صورت دیکھ کے نفرت کرتا ہی اس سے بات کرتے جی ڈرتا ہی جو میان بی بی آپس مین ہنسی خوشی رہتے ہین ہر جگہ اونکی واہ واہ ہی ہر شخص کو اُنسے ملنے کی چاہ ہی تُرش روئی کم بختی کا نشان ہی ناک چڑھا آدمی مثل شیطان ہی ❊

لمؤلفہ

خوش خو ہوتی ہی مقبول جہان	ہی شگفتہ روسے ہر کس شادمان
حسن یوسف خوبئے انسان نہین	خوے خوش ہی فخر انسان بالیقین

فائدہ عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند سے ہنس کے بات کرے اگر کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف بھی ہوا ہو تو اُسکے پیچھے نہ پڑے اگر ہر وقت چائین چائین مچائے جائیگی اُس بیچارے کی جان ضیق مین پڑ جائیگی جب اُسکی بد خوئی سے عاری ہو جائیگا مجبور ہو کے اُس سے ہاتھ اُٹھائیگا دھتا بتائیگا پھر پچھتائیگی پڑی جھک ماریگی اپنا سر کھائیگی ❊

لمؤلفہ

خوے بد عورت کے حق مین زہر ہی	ترشرو عورت خدا کا قہر ہی
ہی وہ شوہر کے لیے آزار جان	دے خدا دیدار سے اُسکے امان

نوان سبق سخاوت کے بیان مین

امیر زادی

اتوجی آپکی برکت سے خوش خوئی کے صفات تو بخوبی لونڈی کو معلوم ہوئے اب امیدوار کہ کچھ سخاوت کا حال بیان فرمائیے ❊

اتوجی

سخاوت ایک عجیب صفت ہی کہ جسمین ہو اُسپر ہمیشہ خدا کی رحمت ہی سخی ہر جگہ فتح پاتا ہی بخیل ہر وقت زک اُٹھاتا ہی بقول شخصے سخی کا ہر جگہ بول بالا ہی سوم کمبخت کا مُنھ کالا ہی سخی کا ہر شخص بے واسطے ذکر کرتا ہی بخیل کا انسان نام لیتے ڈرتا ہی ۔

لمؤلفہ

سخی لاریب محبوب خدا ہی — سخی پر فضل حق لا انتہا ہی
سخی ہر حال مین ہی شاد و خرم — سخی کی آرزو حاصل ہی ہر دم
سخی کا نام وردِ ہر زبان ہی — سخی پر مہربان ہر کس بجان ہی

خیال کرو کہ حاتم سخی نے ہمکو کیا دیدیا ہی اور قارون کمبخت نے ہمارا کیا چھین لیا ہی جو حاتم کی ہر وقت صفت و ثنا ہی اور قارون پر لعنت و تبرا ہی صرف وہ اپنی سخاوت سے سب کے نزدیک نیکنام ہی اور وہ دوسرا اپنی کنجوسی مکھی چوسی سے ناکام ہی ۔

لمؤلفہ

جو سخاوت کریگا دنیا مین — نیکنامی سے ہوگا وہ مشہور
اور جو کم بخت ہی بخیل کوئی — لعنت اُسپر کریگی خلق ضرور

روایت سخاوت جنت مین ایک درخت کا نام ہی دریاے رضاے الٰہی کے کنارے اُسکو قیام ہی شاخین اُسکی خوش خوئی ہین پتے اُسکے حق تعالے کی رضاجوئی پھول اُسکے نیکنامی پھل اُسکے خیر انجامی ۔

لمؤلفہ

سخاوت واہ وا کیا نونہال باغ جنت ہی — جو ہو اُسکا نگہبان مظہر عز و شرافت ہی

حکایت ایک شخص نے چند ہزار دینار حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت با برکت مین نذر کیے آپ نے سخاوت کی راہ سے اُسی وقت للہ بانٹ دیے لونڈی نے عرض کیا کہ حضور کچھ روزہ کی افطاری کے واسطے بھی رکھا ہی فرمایا اُسوقت

تو سب بانٹ دیا اب شام کا خدا ہی ❊

مؤلفہ

سخاوت جسکی عادت ہی عزیزو وہی پیارا پیارا ہی خدا کو

دسوان سبق صدقے اور خیرات کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی مہربانی سے سخاوت کے اوصاف تو سنکے دل نہایت شاد ہوا اب امیدوار ہون کہ صدقے اور خیرات کا کچھ حال بھی بیان فرمائیے ❊

آتو جی ج

صدقہ اور خیرات انسان کے واسطے ایک بڑی ڈھال ہی صدقہ دینے والے کا کسی طرح کا بال بیکا نہین ہوتا وہ دونون جہان مین خوشحال ہی اور خیرات کے یہ معنی ہین کہ آدمی جیتے جی ایسا کچھ نیک کام کر جائے کہ دنیا مین اسکا نام رہجائے جیسے خدا کے واسطے کنوئین اور تالاب کھدوائے پل اور سرائین بنوائے مدرسے جاری کرے مسجدون اور عبادت خانونکی طیاری کرے بقول حضرت سودا ❊

نظم

رہ کے دنیا مین کیجیے وہ فکر بعد کوئی کرے بخوبی ذکر
یہ لباس حیات فانی ہی نقش بر آب زندگانی ہی
آگے کرتے تھے آدمی وہ کام جسکے باعث رہے ہمیشہ نام
کرتے تعمیر اہل نکنت وجاہ پل و مہمان سرائے و مسجد و چاہ

فائدہ تین چیزین سبب بقائے نام ہین دنیا مین آدمی کی قائم مقام ہین ❊ ایک بھوکون کا پیٹ بھرنا ننگون کی تن پوشی کرنا اگر ہوسکے تو کچھ زمین یا دکان یا سرائے وقف کر جائے کہ اپنے بعد اسکی آمدنی محتاجون کے کام آئے ❊

دوسرے خیرات دائمی جیسے کنواں تالاب مسجد مدرسہ دارالشفا وغیرہ ۔
تیسرے اولاد صالح جسکو اچھی طرح پڑھا یا لکھایا ہو نیک راہ پر چلایا ہو ۔
حکایت ایک ظالم بادشاہ نے قطعی حکم لگایا شہر بھر مین ڈھنڈھورا پٹوا یا کہ اگر کوئی شخص کسیکو کچھ فقیر کو دیگا تو اپنا کیا پائیگا دونون ہاتھ قلم کروا کے شہر سے نکلوا دیا جاگا اتفاقاً اُسی روز ایک فقیر بھوک کے ہاتھون سے کمال تنگ آیا مجبور ہو کے ایک نیکبخت عورت کے آگے ہاتھ پھیلایا ۔ اُسنے کہا شاہ جی کیا آپ نے نہین سُنا ہی کہ آج جہان پناہ کا کیا حکم لگا ہی اُسنے رو کے کہا مائی سب سُنا ہی مگر کیا کرون ناچار ہون تین دن سے رزق کا مُنھ نہین دیکھا بھوک کے مارے بیقرار ہون اُس نیک بندی کو رحم آیا جھٹ پٹ دو روٹیان پکا کے فقیر کو کھانا کھلایا اور کہنے لگی کہ اب بادشاہ کے جو جی مین آئے میرے واسطے حکم لگائے چاہے ہاتھ کٹوائے چاہے سر پر آرے چلائے مجھے ترس آتا ہی مجھسے بھوکا نہین دیکھا جاتا ہی ہرکارون نے اُسیوقت پرچہ لگایا بادشاہ نے پکڑ منگوایا فوراً دونون ہاتھون کو قلم کیا شہر سے نکلوا دیا اوس بیچاری آفت کی ماری کی گود مین ایک دودھ پیتا بچا تھا جنگل کی دھوپ مین مارے گرمی کے دودھ خشک ہو گیا تو بغیر دودھ کے بچہ بلکون بلکون کرتا تھا مارے بھوک کے مرتا تھا گرمی کی شدت سے اُس بیچاری بیکس بے بس کو تشنگی نے ستایا اُس کف دست میدان مین ادھر ادھر تلاش کیا بڑی مشکل سے ایک تالاب نظر آیا ٹھوکرین کھاتی وہان تک پہونچی جیسے ہی تالاب مین پانی پینے کو جھکی لڑکا پانی مین گر پڑا نکالنے کی سو سو حیلے کئے کہین کچھ بس نہ چلا محض بے اختیار تھی اولاد کی مامتا مین زار و قطار روتی تھی بیقرار تھی اکبارگی دو آدمی عمدہ پوشاک پہنے اسکے سامنے آئے اور دلاسا دے کے پوچھا کہ تجھکو اسقدر کیون پریشانی ہی ایسی کون سی آفت ناگہانی ہی اُسنے اپنی سب ماجرا کہانی بیان کی جو حقیقت تھی رو رو کے عیان کی فوراً اُنمین سے ایک شخص

تالاب مین کود کے لڑکے کو صحیح سلامت ہنستا کھیلتا نکال لایا در ... اپنا ذرا سا لب لگا کے اُسکے دونون ہاتھون کو بدستور بنا یا پھر اُس عورت سے پوچھا کہ تو نے ہمکو پہچانا اُسنے کہا نہین کہا ہم دونون وہی فقیر کی دی ہوئی دو روٹیان ہین اب تو کچھ نہ گھبرا ہم تیری مدد پر مستعد بدل وجان ہین ٭

واہ واہ سبحان اللہ صدقہ و خیرات بھی کیا وقت پر آڑے آتی ہی اُسکے باعث سے آئی بلا ٹل جاتی ہی صدقہ دیا رد بلا ایسے ہی مقامون پر آیا ہی پیغمبر صاحب نے درست فرمایا ہی ٭

المؤلفہ

مخیر دو جہان مین شادمان ہی	مخیر پر خدا خود مہربان ہی
مخیر ہر گھڑی ہی فارغ البال	خدا کا فضل ہی اسپر بہر حال
مخیر کے دلی مقصد ہین حاصل	مخیر سے ہی خوش ہر شخص کا دل
مخیر کی ثنا ہی ہر زبان پر	خدا مداح ہی اُسکا مقرر

گیارھوان سبق انجام اندیشی کے بیان مین

امیر زادی س

آتوجی آپکی عنایت سے صدقے اور خیرات کے فائدے تو بخوبی معلوم ہوئے اب ... امید وار ہون ... انجام اندیشی کے فائدے بیان فرمائیے۔

اَتوجی ج

انجام اندیشی عقلمندی ... ان ہی جو عورت انجام اندیش نہین ہی نادان ... بہو بیٹی کو انجام کا خیال ہو ... اقبال ہی سارے کنبے مین آبرو دار ہی اپ ... بیگانے پاس پڑوس مین صاحب ... آدمی کو چاہیے کہ جتنی چادر ہو اُتنے ... پیر پھیلائے ذرا بھی بھول نہ جائے جس گھر کی عورت تھوڑی دولت پاکے اترا ... مارے شیخی کے اُلٹے تللے اُڑائے ... وہان خیر انجامی خام خیالی ہی اُس گھر کا ...

والی ہی فضول خرچ آخر کو محتاجگی سے ہلاک ہی چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ہی

المؤلف

عزیزو جو کوئی انجام بین ہی	کف افسوس وہ ملتا نہین ہی
سدا رہتا ہی وہ شاداں و فرحاں	زمانے سے نہین ہوتا ہی نالان

حکایت شہر لکھنؤ مین ایک امیر کی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام نصیبن اور چھوٹی کا افضل نصیبن بڑی بدنصیب زمانے بھر کی پھوہڑ اور حماقت شعار تھی اور افضل سب پر افضل گرستی کے کام کاج مین نہایت ہنرمند اور ہوشیار تھی لوگ جب چھٹپنے مین نصیبن کو سمجھاتے کہ بیٹی کچھ کام کرو دو گھڑی تلوا لگاکے کچھ سینا پرونا سیکھو نہین تو سسرال مین نام رکھواؤگی میکے والونکو باتین سنواؤگی تو کہتی تھی کہ ہماری بلا سیکھے کیا اللہ نے ہمین کسی غریب کی بیٹی بنایا ہی کسی نگوڑے اونکے یہان پیدا فرمایا ہی ہمارا روپیہ سلامت رہے ہم اپنا زر دینگے اورون سے کام لینگے اور افضل ہمیشہ سینے پرونے جالی کشیدے مین مشغول رہتی تھی گڑیان گڈون کھیل کود کو فضول کہتی تھی کہین کامدانی مین نئی نئی طرح کے بیل بوٹے بناتی تھی کہین چکن مین اپنی شعورداریان دکھاتی تھی اسی طرح کھانے پکانے مین ہنرمند اور بڑی اوستاد جیلی نورمحلی سے لیکے دال پکانے تک کے کئی کئی طریقے اوسے یاد غرضکہ افضل ہر امر سے واقف کار تھی سلیقہ شعار تھی اور نصیبن بڑی غبیلا اور مغرور تھی عقلمندی سے دور تھی اتفاقاً دونون کی نسبت ایک ہی گھر مین قرار پائی دونون بیاہ گئین جہیز مین دولت بیشمار پائی اب دیکھیے خدا کا کرنا کیا ہوتا ہی کہ نصیبن کا دولھا بھی بڑا پھوہڑ اور مغرور بیوقوف تھا اور افضل کا میان بڑا عالم فاضل عقلمندی مین مشہور و معروف تھا اونکے مان باپ نے جو دیکھا کہ بڑا بیٹا اور بہو بیوقوفی سے معمور ہین انجام اندیشی سے کوسون دور ہین روپیہ پیسا چرا چرا کے اوڑاتے ہین اور چھوٹا بیٹا اور بہو مفت مین مثل گھن کے

گیہوں کے ساتھ پسے جاتے ہین آنکو یہ انداز نہایت ناپسند آیا دونون کو علیحدہ کردیا
مال و دولت دونون کو تقسیم کرکے بڑھیا بڈھے نے کعبہ شریف کا رستہ لیا یہان
نصیبن اور اُسکے خاوند نے جو دولت و مال بیشمار پایا فضول خرچی کا اگا لگایا میان نے
عیاشی پہ کمر باندھی بی بی نے بیوقوفی کی دھن باندھی آج کیا بی بی کی صحنک رت جگا
کل کیا جناب امیر کا کونڈا پرسون اور کچھ وا اسراف ہی اسی طرح خوب گلچھرے اُڑائے
مفت خورون نے احمق بنا کے خوب ہتے لگائے تھوڑے دنون مین جو مال تھا
سب اُڑا دیا مفلسی نے آ کے مجبور کیا اور افضل کو جو اتنی دولت ہاتھ آئی اُسنے
میان کو سوداگری کی صلاح بتائی اُسنے تجارت کا اسباب خرید کے مسافرت کی راہ لی
قضدیر نے یاوری کی ایک ولایت مین پہونچا یا وہان کے بادشاہ کو اُسکا مال پسند آیا
منہ مانگی قیمت دے کے خرید فرمایا جب اُسنے اُس مال مین خاطر خواہ نفع پایا عقلمندی سے
اُس ملک کی عمدہ عمدہ چیزین خرید کے اپنے شہر مین لایا یہان آکے اُسمین بھی بہت
منفعت پائی تگنے چوگنے کی نوبت آئی اور یہان بی بی نے میان کے پیچھے یہ ہنرمندی کی
کہ سو سو دو دو سو کی کامدانی اور چکن کے دوپٹے اور انگرکھے اور پچاس پچاس روپیہ کی
ٹوپی کاڑھ کے رکھدی میان کو بی بی کی شعور داری نہایت پسند آئی بہت تعریف فرمائی
غرض دونون نے اپنی عقلمندی سے بہت سامان جمع کیا ایک بڑا علاقہ خرید لیا
امیر کبیر ہوئے صاحب عزّ و توقیر ہوئے عمدہ عمدہ مکان اور مسجدین اور مدرسے بنائے
سیکڑون دار الشفا اور خیرات خانے مقرر فرمائے۔ اودھر نصیبن اور اُسکا میان
جب مفلسی سے نہایت حیران ہوئے فاقون کے مارے ہلکان ہوئے بہت گھبرا کے
افضل کے گھر آئے افضل کو بڑی بہن اور جیٹھ کی یہ تباہ حالت دیکھ کے رونا
اُنکی نادانی پر افسوس کھایا اور کہا باجی جان اسی دن کے واسطے اماں جان
سمجھاتی تھین انجام اندیشی فرماتی تھین۔ مگر اُسوقت کچھ آپکے خیال مین نہ آیا

کیا پھل پایا خیر گذشتہ را صلوات اب کچھ فکر نہ کیجیے جو آپکے غلاموں کو درکار ہے یہ سب گھر بار کسکا ہے آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے غرض افضل نے بخوبی انکی خاطر و مدارات کی فقر و فاقے سے انھین نجات دی ٭

مولفہ

غرض انجام بینی بھی ہی کیا خوب	وہ ہر گز رہتا ہے جو انجام بین ہے
وہ ہے کم بخت غفلت وہ بلا ہے	کہ غافل مرض نقصان سے ہے
محبتو عمر غفلت مین نہ کھونا	کبھی انجام سے غافل نہ ہونا

بارھوان سبق زیادہ سونے کے نقصان مین امیرزادی سے

آتوجی آپکی مہربانی سے انجام اندیشی کے فائدے بخوبی دریافت ہوئے اب امیدوار ہے کہ ذرا بیداری اور ہوشیاری کی خوبیان اور زیادہ سونے اور غفلت کی برائیان زبان مبارک سے بیان فرمائیے ٭

آتوجی ج

ہوشیاری اور بیداری بھی انسان کے حق مین اکسیر ہے ہوشیار آدمی جیتا جاگتا وقت ہی غافل ہر گھڑی وقت کھوتا ہے ہر جگہ نقصان اٹھاتا ہے زیادہ سونا عمر و دولت کو گھٹاتا ہے اقبال کو نحوست کی چادر اوڑھاتا ہے یہی کم بختی کا لشکر ہے زیادہ سونے والی عورت نیستی خوری سے سر بسر ہے ٭

حکایت شہر لکھنؤ محلہ سبزی منڈی مین ایک عورت بے خبر ہوکے سوتی تھی نیند مین اسکو اپنے بدن تک کی خبر نہوتی تھی ایک روز انکے میان کہین باہر جانے لگے بی بی سے تاکید کر گئے کہ خبردار جی غافل نہونا گھوڑے بیچ کے نہ سو جانا بی بی نے کہا تم خاطر جمع رکھو مین ہوشیار رہون گی تمھارے کہنے کی حاجت نہین ہے مین خود

خبردار رہوں میاں تو ادھر گئے بی بی نے چادر تان لیا بیخبر ہوکے سونا شروع کیا چوروں نے جو کسی کی آہٹ نہ پائی دیوار میں سیندھ لگائی سارا گھر اچھی طرح موسا کوئی نہ جاگا جو کہ بی بی کے سب کپڑے اوتار لیے اور اپنے گھر چلدیے صبح کو بی بی کی جو آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتی ہیں کہ ننگی مادرزاد پڑی ہیں گھر سارا جھنجھناتا ہی کچھ اسباب خانگی نظر نہیں آتا ہی کچھ بن نہ آئی پلنگ کی چادر اٹھاکے تہمد بنائی محلے والوں کو پکارنے لگی جب فائدہ نہ ہوا چیخیں مارنے لگی سب اہل محلہ جمع ہوئے ادھر ادھر لوگوں کو دوڑایا چوروں کا کچھ پتا نہ پایا ۝

لمؤلفہ

عجب سونا نہایت ہی برا	سخت بد انجام ہی اسکا گلا
بیخبر ہر وقت رہنا ہی ملول	بیخبر کو کچھ نہیں ہوتا حصول

فائدہ عورت کو چاہیے کہ صبح نور کے تڑکے اٹھ کے گھر بار کا کام کاج کرے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک پلنگ پہ پڑی نہ رہے ۝

لمؤلفہ

صبح کا سونا ہی بد اسے نیکنام	نیستی آتی ہی اس سے لاکلام

تیرھواں سبق صبر کے بیان میں
امیرزادی

اتوجی بیداری اور ہوشیاری کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امیدوار ہوں کہ کچھ صبر کا حال بیان فرمائیے ۝

اتوجی

صبر کلید فرحت و سرور ہی صابر سدا رنج والم سے دور ہی صبر بلا سے چھڑاتا ہی منزل مقصود کو پہونچاتا ہی قرآن شریف میں آیا ہی کہ صابر کا اللہ یار ہی آخر

اسکا اجر بیشمار ہی۔

لمؤلفہ

آدمی کو صبر کرنا ہی عزیز	صبر بھی ہی واہ وا کیا خوب چیز
ہی ثمر اسکا بہت ہی کم مہربان	ہر دو عالم مین ہی اسکا ثمر وان

فائدہ صبر کے یہ معنی ہین کہ جو مصیبت پیش آئے جھیل جائے واویلا نہ مچائے حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔

لمؤلفہ

جو سختی آئے ہو نا مت ہراسان	کہ ہونگی مشکلین آگے کو آسان
خدا اتنی کریگا مہربانی	کریگا دور سب اندوہ جہانی
بر آئینگے تمھارے دل کے مقصود	مرادین دو جہان کی دیگا معبود

حکایت ایک بی بی تھین کہ انکو ایکبارگی بڑی بڑی چند بیماریون نے ستایا چھ برس تک پیچھا نہ چھوڑا مردے سے بدتر بنایا دیکھنے والون کو انکے حال پر رحم آتا تھا دیکھ کے آنسو ٹپک پڑتے تھے دل لرز جاتا تھا مگر وہ بی بی ہمیشہ ہنسی خوشی الحمد للہ کہے جاتی تھین بیماری کی شکایت زبان پر نہ لاتی تھین اگر کوئی پوچھتا کہ بی بی کیا ہی تو بخوشی تمام فرماتی تھین کہ بہر نوع شکر خدا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکو ان بیماریون سے تکلیف نہین ہی فرمایا کہ صبر کے ثواب کی خوشی مین میری کچھ حالت عجیب ہی دل باغ باغ ہی شادی مرگ عنقریب ہی۔

لمؤلفہ

وہی ہی سب سے بہتر بندۂ حق	جو راضی ہو مولا اسکی رضا

حکایت ایک امیرزادے نے انتقال کیا باپ نے مارے غم کے [illegible]
مار نے صبر اختیار کیا ثواب آخرت کا دل کو امیدوار کیا مگر باپ نے انکی [illegible]

غم مین ڈاڑھین مار مار کے چلاتا تھا دیوارون سے سر کو ٹکراتا تھا بی بی ہرچند سمجھاتی تھی مگر محبت کے جوش سے ایک بات اُسکے خیال مین نہ آتی تھی باوجودیکہ پانچ روز کا عرصہ بھی گذر گیا مگر امیر ویسا ہی بیقرار تھا زندگی سے بیزار تھا مکان کے صحن مین ایک بہت اچھا پائین باغ تھا بہشت برین کو اُسکا داغ تھا ہر چمن گلزار ہر تختہ سدا بہار نہایت بی بی نے کہا کہ اجی رنج کرنا فضول ہی بھلا اس سے کیا حصول ہی اللہ کی مرضی پر راضی رہنا چاہیے مالک کی رضا پر راضی رہنے ہی مین کچھ بھلا ہی ذرا چلو باغ مین ٹہل آؤ بہت غم نکرو دل بہلاؤ غرض بزبردستی میان کو چمن کی طرف لے آئی جو ہی خوب پھولی تھی اُسکی بہار دکھائی میان نے ایک پھول توڑنے کا ارادہ کیا بی بی نے ہاتھ روک لیا اُسنے تیوری چڑھاکے بی بی کے ہاتھ کو جھٹکا اور ایک پھول توڑا بی بی نے کہا کہ کیون جی تمنے بیچاری جوہی کا پھول بیدردی کے توڑ لیا ذرا بھی خیال نکیا اور تمہارا پھول جو تمہارے باغبان یعنی خدا تعالے نے توڑا تو تمنے کیون اُسکی رضا سے منہ پھیرا جسطرح ان درختون کا انسان بونے والا و نگہبان ہی اُسی طرح ہم درختون کا حق تعالے باغبان ہی جب انکا پھول توڑنے مین ہم لوگون کو درد نہین آتا ہی پس جو باغبان حقیقی نے تمہارا پھول توڑا تو کیون صبر نہین کیا جاتا ہی امیر کو یہ بات پسند آئی غم سے نجات پائی ❊

لمؤلفہ

صبر سختی مین سب سے اولے ہی	بس یہی قول شیفتہ کا ہی
جو کرے حق اُسی مین خیر ہی بس	ماسوا اُسکے اور سب ہی ہوس

پچوھوان سبق توکل کے بیان مین

امیرزادی ہی

آتو جی صبر کی بزرگی تو آپکی کرم فرمائی سے بخوبی دریافت ہوئی اب اتنا ہی

کہ کچھ توکل کا حال بیان فرمائیے ؟

آٹھوی ج

جو آدمی دولت توکل سے مالامال ہو وہ بہرحال خرم و خوشحال ہی خدا اُسکے سب کام بناتا ہی وہ کسی طرح تکلیف نہین اُٹھاتا ہی اور توکل کے یہ معنی نہین ہین کہ تدبیر سے ہاتھ اُٹھائے سینے پرونے محنت مزدوری سے باز آئے بلکہ یہ ہین کہ جو آسایش یا تکلیف پیش آئے اُسکو من جانب اللہ جان کے کچھ نہ کنمنائے مفلسی مین خاوند کی جان نہ کھائے اور بیچارے کو کورا نہ بنائے بلکہ یہ کہے کہ کچھ وجہ حلال سے بسر آئے تو کچھ دین لانا حرام چیزین ہاتھ نہ لگانا ہمکو حرام کی کمائی نا گوار ہی توکل ہی بہتر ہی متوکلون کا کفیل پاک پروردگار ہی ؛

حکایت ایک بزرگ کہین کے سفر پر تیار ہوئے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تمکو کسقدر خرچ کی ضرورت ہی اُس بی بی نے کہا کہ پہلے یہ بتلایئے کہ میری زندگی کی کسقدر روز ہی آئی اُن بزرگ نے فرمایا کہ زندگی کا حال کسکو معلوم ہی بی بی نے کہا کہ پھر رزق بھی ضروری پہونچتا ہی جو مقسوم مین ہی روزی رسان ہمارا پروردگار ہی آپکو فکر کرنا بیکار ہی آپ جلدی سدھارین کچھ ہمارے کھانے پینے کی فکر مین وقت نہ گذارین اُن بزرگ کو بی بی کی یہ تقریر نہایت پسند آئی بی بی کی تعریف فرمائی شکر خدا کیا منزل مقصود کا رستہ لیا دوسرے دن اُنکی ایک ہمسائی نے پوچھا کہ بی بی گھر کی والی آپکے میان باہر سدھارے آپکو کھانے کے واسطے کیا دیگئے ہین اُس بی بی نے کہا کہ بی بی ہمسائی روزی دینے والا تو ہمارا خداوندگار ہی خاوند بیچارے کا اسمین کیا اختیار ہی اور خدا ہر وقت ہمارے پاس ہی پھر ہمکو کیا خوف و ہراس ہی ؛

لمؤلفہ

توکل کر و چھوڑو اختیار | تمھین دیگا روزی خداوندگار

رہو اُسکی مرضی پہ ثابت قدم | نہو گا کبھی تمکو رنج و الم

پندرھوان سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان مین

امیرزادی س

آنوجی آپکے تصدق سے توکل کی خوبیان تو بخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ رازداری اور عیب پوشی کے فائدے اور پردہ دری کے نقصان بیان فرمائیے ۔

آنوجی ج

عورت کو چاہیے کہ اپنا اور اپنے خاوند کا بھید چھپائے چاہے جان جائے مگر اپنا بھید کسیکو نہ بتائے جو بہو بیٹی اس بات کو عمل مین لائیگی اچھا پھل پائیگی اور جو پردہ چھوڑ جائیگی بیشک رنج اُٹھائیگی ۔

لمؤلفہٖ

راز کو اپنے چھپا اے نیک ذات | بات کہدینا نہین ہے خوب بات
بیٹیو سوہو چھپاؤ راز کو | حد سے گذرانو نہ تم انداز کو

قرآن شریف مین آیا ہے کہ میان بی بی آپسمین ایک دوسرے کے پردہ دار ہین اور جو ایسے نہون وہ دونون جہان مین ذلیل و خوار ہین ۔

لمؤلفہٖ

عورتون کو چاہیے اے ہوشیار | اپنے شوہر کی رہین وہ پردہ دار
عیب شوہر کے اگر ہون سیکڑون | پردہ داری سے کبھی غافل نہون
عیب شوہر بھی انھین کا عیب ہے | اسمین کیا شک بات یہ لاریب ہے

حکایت ایک نان بائی اپنی بی بی کی آزمایش پر آیا جھوٹ موٹ یہ بات زبان پر لایا کہ آج مین جاتا ہون فلانے دشمن کا سر کاٹے لاتا ہون خبردار تو اس بات کو کسی سے نہ کہنا کیسی ہی تجھپر آفت پڑے مگر چھپائے رہنا اسی طرح بہت سا اصرار کیا

عورت نے خدا ورسول درمیان مین دیا پردہ داری کا اقرار کیا مرد باہر سے جا کے ایک
بکرے کی سری خون مین بھری رومال مین باندھ کے لے آیا اور اپنی بی بی کو وہ بندھا ہوا
رومال دکھایا کہ دیکھیو دشمن کم بخت کا سر ہی اسکو جلدی کہین گاڑ دون ورنہ جان کا
خطر ہی اور سری کو مع رومال زمین مین دفن کر دیا اُس جگہہ کو رفع شک کے واسطے
لیپ پوت کے برابر کیا اتفاقاً دوسرے روز میان بی بی مین کچھ تکرار ہوئی میان نے
بی بی کو ایک طمانچہ مارا اُس بے حیا نے ہاے واویلا مچائی محلے والون کو پکارا کہ دیکھو
میرا خاوند بڑا ظالم ہی کل ایک آدمی کا سر کاٹ کے گھر مین گاڑا ہی اسکو گرفتار کرنا لازم
تھا نے والون نے جو یہ بات سُنی سب کھم کھما کے گھر مین گھس آئے تلاشی لی ایک
بکرے کی سری گڑی ہوئی نظر آئی خود عورت جعلسازی کی علت مین مجرم قرار پائی
پردہ دری نے اُسکو خوب مزہ چکھایا تمام عمر کے واسطے قید خانے مین بٹھایا عمر بھر
پڑی وہان سڑا کی کسی نے اُس مردار کی خبر بھی نہ لی ؎

لمؤلفہ

کیا بُری عادت ہی یہ پردہ دری
جسکو کچھ بھی ہی ذرا عقل و شعور
پردہ داری خوبی انسان ہی
پردہ در دونون جہان مین خوار ہی
پردہ در کی ہی مذمت چارسو

آدمیت سے یہ کرتی ہی بری
اُس سے کرتا ہی حذر وہ پُر ز ور
پردہ در فی الواقعی شیطان ہی
پردہ در سے ہر کوئی بیزار ہی
پردہ در کی خاک مین ہی آبرو

سولھوان سبق رعایت حقوق کے بیان مین

امیرزادی ۔ ن

آ تو جی آپکی شفقت سے رازداری اور پردہ دری کی خوبیان تو اچھی طرح سے

معلوم ہوئیں اب امیدوار ہوں کہ تھوڑا رعایت حقوق کا حال بھی بیان فرمایئے ۔

الجواب

عورتوں پر اُنکے شوہروں کے حقوق بیشمار ہیں وہ اُنکی مثل لونڈی کے تابعدار بنیں جہاں تک اُنکی خدمت بجان و دل بجا لائیں سزاوار ہے کیونکہ خاوند مجازی خداوند کا ہے عورت کو چاہیے کہ جس بات میں شوہر خوش ہو اُسمیں اپنی خوشی ظاہر کرے اُسکی مرضی سے باہر قدم نہ دھرے جو کچھ خاوند کیسر آئے بخوشی و خرمی تمام اُسکو اپنے تصرف میں لائے زیادہ روپیہ پیسے کی ہوس از بس خراب ہے جان کا عذاب ہے ہمیشہ نہائے دھوئے پاک صاف رہے ایسا نہو کہ اُسکے میلے کچیلے پن سے خاوند کا دل بھاگے اور کراہت کرے اور خاوند کے ادب و لحاظ کو کسی حال میں بھول نہ جائے ہرگز ہرگز کلمات سخت زبان پر نہ لائے جیسے بعضی بیہودہ بدتمیز کہا کرتی ہیں کہ تیری کیا اصل حقیقت ہے تیرے راج میں مجھکو کونسی عیش و عشرت ہے کون سے جھبّے جھلاتی ہوں یا پگھڑے اوڑاتی ہوں ۔ ایسی باتوں سے مرد کا دل پھٹ جاتا ہے کوسوں ہٹ جاتا ہے جو ماں باپ کی بیٹیاں لاج و شرم والی ہیں وہ رنج و مصیبت جھیل جاتی ہیں اُف حرف زبان پر نہیں لاتی ہیں اپنی جان پر کھیل جاتی ہیں ۔

حدیث پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ جس عورت سے اُسکا خاوند بیزار ہے اُسپر رب کریم کی مار ہے قیامت کے دن پکڑی جائیگی دوزخ کی سختیاں اُٹھائیگی ۔

لمولفہ

فرقۂ نسواں میں وہی سرفرازا		جو رہے شوہر سے باعجز و نیاز	
اپنے شوہر کو جو رکھے شادمان		ہے وہ بیشک مالک خلد و جنان	

حکایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حضرت بی بی فاطمہ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے صاحبزادی کو ملول پایا جوش محبت سے استفسار فرمایا حضرت بی بی نے

آبدیدہ ہوکے عرض کیا کہ باباجان آج مجھپر حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی خفگی ہو دیکھیے کیا خدا کی مرضی ہو پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میری جان جسطرح بنے علیؑ کو راضی کرو انکی ناخوشی سے بہت ڈرو بیٹی جس عورت کا خاوند اُس سے خشنود ہو دونوں جہان مین اُسکی بہبود ہو بیٹی جو نیک بخت عورت اس نیک نیت سے چرخا کاتے کہ شوہر کے کپڑے بنین لاریب اُسکو بہشتی جلے پہننے کو ملین اور اسکے سوا سات سو نیکیان اور بھی انعام پائیگی جنت کی بیبیون مین نیکنام کہلائیگی ای بیٹی اگر خاوند بیمار ہو اور عورت کا دل درکار ہو بلا تامل حوالہ کرے دونون جہان مین اپنا منھ اوجالا کرے جان و دل کیا مال ہو خاوند کے حق سے ادا ہونا محال ہو۔

لمؤلفہ

حق شوہر ہی بہت ای عورت تو اپنے شوہر کو جو رکھتی ہو خوشی	ہو سکے جہین ادا کوشش کرو خاص بندی ہو وہی اللہ کی

سترھوان سبق حمیت کے بیان مین

امیرزادی س

اتوجی آپکی جوتیون کے صدقے سے رعایت حقوق کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ حمیت کا حال بھی زیب بیان فرمائیے۔

اتوجی ج

حمیت جوہر شرافت ہو بے حمیتی مقتضاے رذالت ہو جو عورتین باحمیت ہین وہی خلاصۂ آدمیت ہین مقبول بارگاہ صمدیت ہین اور حمیت کے یہ معنی ہین کہ اگر خدا نخواستہ کسی پر وقت پڑجائے تو وہ اپنی گاڑھی محنت سینے پرونے وغیرہ سے کماکے کھائے نامحرم کو اپنا منھ نہ دکھائے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے عزت و آبرو سے گھر مین بیٹھی رہے جتنا ہو سکے اپنی حمیت کسی سے نکہے اپنا پردہ فاش کرنا نہایت [illegible] ہے جیسے معلن نا روا ہو۔

حکایت جناب امیرؑ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ یا امیر المومنینؑ سوال
آسپنے فرمایا کہ بے حمیتی ایک بیماری ہی اور مانگنا جان کندنی ہی اور نہ پانا موت ہی ؎

المؤلفہ

بے حمیت بے وقر ہی سارے عالم کے حضور ۔ با حمیت مفتخر ہوتا ہی اے اہل شعور

حکایت شہر شاہجہان پور مین خدا بخشے عبد الستار خانصاحب بڑے آبرو دار تھے
خاص و عام کے نزدیک صاحب وقار تھے اُنھون نے اور اُنکے صاحبزادے نے انتقال کیا
دو ساس بہوین اور ایک لونڈی رہگئی اُن عصمت والی بیبیون کا یہ دستور تھا کہ تمام دن
چرخا کاتتی تھین تکلین بناتی تھین شام کو لونڈی سیر سے تیر سے گھٹا کر بیچ لاتی تھی اُسمین وہ بیچاریان
کھاتی پکاتی تھین جو کچھ پس انداز ہوتا تھا اُسکا کپڑا بناتی تھین الغرض اسی طرح
گذر کرتی تھین باعزت و آبرو بسر کرتی تھین جب ساس بہوین کسی عزیز قریب کے
گھر جاتی تھین بڑی آن بان سے رہتی تھین مفلسی اور محتاجی کو سیر چشمی کے پردے
چھپاتی تھین لوگون کو اُنکے حال پر تعجب آتا تھا ہر شخص صد آفرین زبان پر لاتا تھا
ایکبار احمد خانصاحب نے کہ بڑے ذی مقدرت تھے اور وہ البتہ رشتہ قرابت سے تھے
عید کے دن چار من پختہ فطرے کے گیہون مسکین تصور کر کے اُنکے گھر بھیجے خدمتگار نے
آکے دروازے کی کُنڈی کھٹکھٹائی لونڈی باہر نکل آئی خدمتگار نے لونڈی سے کہا
کہ احمد خانصاحب نے یہ فطرے کے گیہون تمھاری بی بی کے واسطے بھیجے ہین لونڈی نے
اندر جاکے یہ حال بیان کیا وہ بی بی حمیت والی ناراض ہوکے بولی کہ خدمتگار سے جاکے
کہدے کہ گیہون پھیر لیجائے اور اپنے میان سے کہدے کہ اسکو بیچ کر اپنی بی بی کے
کپڑے بنائین یہ آج اُنکے دل مین کیا خبط سمایا ہی اُنھون نے ہمارے دشمنون کو محتاج
ٹھہرایا ہی ہم بیوہ ہین تو کیا ہوا اگر فضل خدا ہمارے شامل حال ہی وہ بیچارے ہمین
کیا دینگے اپنا منھ تو پہلے بنائین اُنکی کیا مجال ہی یہ باتین سُن کے خدمتگار کان دبا

پلٹ آیا احمد خانصاحب کو سارا حال کہہ سنایا وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوئے اُن مردانی عورتون کی حمیت کے ثنا خوان ہوئے اللہ اللہ کیا باہمت اور باحمیت عورتین تھین کیون نہو شریف زادیان ایسا ہی عمل مین لاتی ہین یہ کیا بات ہو اس سے بڑہ بڑہ کے کر جاتی ہین

لمؤلفہ

شرافت کا جوہر اگر کوئی پوچھے	تو کہدو حمیت حمیت حمیت
حمیت کا خاصہ خدا جسکو بخشے	وہ ہی صاحب جاہ با شان و شوکت

اٹھارھوان سبق حسد کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی حضور کی برکت سے حمیت کے اوصاف تو معلوم ہوئے امیدوار ہون کہ تھوڑا سا حسد کا حال بیان فرمائیے

آتو جی ج

حسد آدمی کے واسطے ایک بڑا آزار ہی حاسد پر خدا و رسول کی پھٹکار ہی حاسد کو کوئی فرد بشر نیک نہین کہتا ہی اُسکے گلے مین سارے جہان کی نفرین کا طوق رہتا ہی وہ کبھی آرام نہین پاتا ہی اورون کے چین و آرام دیکھ کے دل ہی دل مین جل جل کے خاک ہوا جاتا ہی

بیت

حاسد کو ایک دن نہین صحت جہان مین	رنج حسد ہی جان ہی جبتک کہ جان مین

حاسد سے خدا ہی بچائے وہ پورا شیطان ہی بطفیل آل رسول اُسکی صورت خواب مین نہ دکھائے حاسدون کی مذمت سے قرآن و حدیث معمور ہی جہان دیکھو وہان اُنکی برائی مذکور ہی حاسد حصول مراد سے شاد کام نہین ہوتا ہی تمام عمر مایوسی سے اپنی تقدیر کو روتا ہی کیونکہ وہ بندگان خدا کا عدو ہی اسلیے رنج حسد مین مبتلا اور

سب کے آگے زرد رو ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حسد نیکیون کو اسطرح کھاتا ہی جسطرح آگ کا شعلہ گھانس کو جلاتا ہی ؀

لمؤلفہ

حسد سے بڑھکے نہین کوئی خوی بد یارو	بس احتراز کرو اس سے احتراز کرو
فرشتہ خویون کو شیطان حسد بناتا ہی	جو جنتی ہین انھین آگ مین جلاتا ہی

اونتیسوان سبق نصائح متفرقات مین

امیر زادی سے

آتو جی میری کیا مجال ہی جو آپکی مہربانی کا شکریہ ادا کرون کہ آپکی بدولت کیسی کیسی مفید باتون سے لونڈی کو آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہون کہ چند نصیحتین متفرقات جو میرے حق مین نہایت فائدہ بخش ہون ارشاد فرمائیے ؀

آتو جی

بیٹی نصیحتین تو سیکڑون ہین اگر آدمی حضرت خواجہ خضر کی عمر بھی پائے تو بھی انکی تفصیل سے عاجز ہوجائے مگر مین چند وہی باتین بیان کرتی ہون جو نہایت ضروری ہین

نصیحت غم اور خوشی کی زیادتی آدمی کو ہلاک کرتی ہی چاہین اور [illegible] خاک کرتی ہی ؀

نصیحت خاوند کی نافرمانی عورت کے [illegible] بلا ہی نافرمان عورت کا شیطان پیشوا ہی

لمؤلفہ

خدا کے حکم سے شیطان نے جو کیا انکار	اسی سے اسکے گلے پڑ گیا ہی لعنتی کا ہار

نصیحت کامون مین جلدی اور سستی معیوب ہی ہر امر مین توسط محبوب ہی ؀

نصیحت اپنے آپکو عقلمند تصور کرنا محض نادانی ہی اسکا انجام حیرانی و پشیمانی ہی ؀

لمؤلفہ

ن اپنے کو دانا وہی جانتا ہے	کہ جو احمق سے سراسر بھرا ہے

نصیحت دنیا کے مال و دولت پر غرور کرنا حماقت ہے یہ کمظرفوں کی عادت ہے ؀

لمؤلفہ

مال دنیا پر نہ کر ہرگز غرور	ہے یہ کمظرفی کا طرز اے باشعور

نصیحت اپنی تعریف سُن کے خوش ہونا خلاف دانائی ہے عقلا کے نزدیک خودستائی سراسر بیحیائی ہے؀
نصیحت خوراک و پوشاک ایسی نہ اختیار کرے کہ جسمین ہنسا جاے وہی چاہیے کہ ہر کس و ناکس کو پسند آئے ؀
نصیحت کہانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کے اوقات مقرر کرنا ضرور ہے ورنہ تندرستی مین فتور ہے ؀

لمؤلفہ

منضبط اوقات کو رکھو ضرور	ورنہ ہوگا تندرستی مین فتور

نصیحت کوئی چیز قرض لینا ناروا ہے قرضداری ایک بلاے جانگزا ہے ؀

لمؤلفہ

لینا نہ کبھی قرض سخافت ہے عزیزو	بڑھکر نہیں اس سے کوئی آفت ہے عزیزو

نصیحت آزمودہ کو آزمانا نادانون کا کام ہے جس سے ایکبار نقصان اُٹھایا ہو دوسری بار اُسپر اعتماد کرنے کا بُرا انجام ہے

ایسی چند نصیحتین جنکا عمل مین لانا خاص عورتون کے نزدیک واجب ہے

نصیحت غصے مین آکر اپنے تئین کوسنا ناروا ہے بھلا کوئی بھی بغیر اجل آئے مرا ہے البتہ یہ بات کمبختی لاتی ہے موت کے بالعوض سختیون کا مزہ چکھاتی ہے ؀
نصیحت ناراض ہوکے اپنے خاوند کو کوسنا کمبختی کی مارے یونکا شعار ہے جنکی

یہ عادت ہی اُس عورت کے سر پر شامت سوار ہی ؀

نصیحت سائل کو جھڑکنا بہت بُرا ہی اس بات سے خدا خفا ہی جب کوئی محتاج سائل ہو اگر موجود ہو حاضر کرے ورنہ نرمی سے پھر مانگنے کہے ؀

نصیحت ہوتے ہواتے ناشکری نہ کرنا چاہیے نہین تو جیسا کہتا ہی ویسا ہی ہوجائیگا اپنا کیا پائیگا ؀

نصیحت ہر وقت بڑی چیز اُٹھانا جھوٹی سچی قسمین کھانا اچھا نہین ہی اسکی بُرائی کہین سے کہین ہی ؀

نصیحت کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے للیانے سے سبکی نظرون مین حقیر ہوجاتا ہی ندیدہ اور نظر لگانے والا کہلاتا ہی ؀

لمؤلفہ

شگفتہ کی یہ نصائح جو عمل مین لائیگا	دو جہان مین سب مرادین اپنی وہ پائیگا

بیسوان سبق علم کے بیان مین

امیرزادی س

آتوجی آپکی الطاف فرمائی کی کس زبان سے تعریف کرون کہ آپکے طفیل تہذیب اخلاق کے مراتب بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ کوئی ایسی بات بتلائیے کہ جسکے حاصل کرنے سے یہ سب باتین بآسانی دریافت ہوجائین ؀

آتوجی ج

یہ سب باتین علم کے ذریعے سے بآسانی تمام حاصل ہو سکتی ہین کیونکہ ان سب باتون کا علم ہی پر دارومدار ہی جو عالم ہی وہ ہر امر سے واقف کار ہی علم انسان کو راہ نیک بتاتا ہی بُرائی اور گمراہی سے چھوڑاتا ہی جو عورت دولت علم سے مالا مال ہی دین دنیا مین صاحب عزت و اقبال ہی میکے سسرال مین عزت و حرمت پاتی ہی ہر جگہ سب سے پہلے

پوچھی جاتی ہے اکثر عورتیں علم کے ذریعے سے تمام خلق میں ممتاز ہیں مردوں پر سرفراز ہیں
خیال کرو کہ رضیہ بیگم شمس الدین بادشاہ کی بیٹی نے بسبب علم اور ہوشیاری کے
سنہ ۱۲۳۶ع میں تخت سلطنت پر جلوس کیا بھائی کو باوجود اُسکی حقیت کے خارج کر دیا
رعایا نے بھی اُسکو عقلمند جانکر بادشاہ بنایا اُسکے بھائی نے اپنی جہالت اور غفلت کا
کیا کچھ پھل پایا بجز حسرت و افسوس اور کچھ ہاتھ نہ آیا ٭

ملکہ الزبتھ نے سنہ ۱۵۵۸ع میں تخت انگلستان پر جلوس فرما ہو کے علم ہی کی وجہ سے
کیا کچھ نام حاصل کیا اگلے بادشاہوں کے نام کو لوگوں کے دل سے بھلا دیا عالموں فاضلوں
کی کیسی قدردانی کی علم و کمال کو کس درجہ ترقی بخشی کیسے کیسے اُسکے عہد میں ذو فنون
استاد ہوئے تھے کئی فن مثل فلسفہ جدید وغیرہ ایجاد ہوئے علم کی برکت سے اُسکی
مستقل مزاجی اور بیدار مغزی اور انجام اندیشی انگلستان کے سب بادشاہوں سے
چار چند مشہور ہے تواریخ کی کتابوں میں جا بجا اُسکا حال مسطور ہے سب سے بڑھ کے
اُسنے یہ بڑا کام کیا کہ انگلستان کے بادشاہان پیشین کی قرضداری کا بار اُنکی گردن سے اوتار لیا ٭

دیکھو دیکھو جناب ملکہ وکٹوریہ صاحبہ دام ملکہا ہمارے زمانے میں بسبب
افزونی علم کے ساتوں ولایت کی جہان پناہ ہیں دنیا میں اُنکا مقابل کوئی نہیں ہے
اپنے وقت کی شاہنشاہ ہیں جسکو دیکھو بسبب عدل و داد کے اُنھیں ہزاروں دعائیں
دیتا ہے صبح اُٹھ کے اُنکا مبارک نام لیتا ہے اُنکی خوش نیتی سے جسکو دیکھو وہ تحصیل
علم میں مشغول ہے جہاں دیکھو وہاں مدرسہ نسوان و اسکول ہے بیبیو اس وقت کو
غنیمت جانو ہماری نصیحت مانو ملکہ معظمہ کو دعائیں دو بخاطر جمعی جو سیکھنا ہو سیکھ لو
ایسا وقت پھر ہاتھ آنا محال ہے ایسی ملکہ کا سرپرست ہونا تمھارا اقبال ہے ٭

المؤلفہ

علم کی اصل عملی کیا شان ہے
حافظ دین ہے یہ سرمایہ ایمان ہے

علم سے ہی کارِ دنیا کا نظام — علم سے ہی آخرت کا انتظام
علم کی دولت سے جو ہی کامیاب — سربلندی مین ہی مثل آفتاب
علم سے اعزاز و اکرام ہی — علم سے ہر کار نیک انجام ہی

باب دوم

کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پرونے نشست و برخاست کے آداب مین

پہلا سبق کھانا پکانے کے بیان مین

امیر زادی س

انّو جی حضور کی مہربانی کا شکرانہ کس طرح ادا ہو کہ آپکے افضال سے علم کی خوبیان جب معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ کھانا پکانے اور پکوانے کے طریقے بھی تعلیم فرمایئے ٭

انّو جی ج

عورت کو چاہیے کہ صبح تڑکے اُٹھ کے اگر مقدور والی ہو لونڈیون باندیون ماماؤن پیش خدمتون وغیرہ کو جگوا کے سب پر حکم لگائے اول پاخانے پیشاب سے فراغت بہم پہنچائے بعدہ طہارت کرکے خدا کی بندگی بجا لائے پھر مکان مین ستھرائی دلوا کے کھانے کی طیاری کے واسطے تاکید فرمائے خود کچھ سینے پرونے مین دل بہلائے کامدانی اور چکن وغیرہ کے بیل بوٹے بنائے ٭

اور اگر کسی بیچارے بھلے آدمی غریب کی بی بی ہو تو اُسکو چاہیے کہ اللہ کی عبادت سے فارغ ہو کے کھانے پکانے کے برتن صاف کرے بعد ازان بڑے ستھرے پن سے چولھے پر ہانڈی چڑھائے صفائی اور پاکیزگی سے کھانا پکائے اگر بال بچون والی ہو تو ایسا لتھڑ پتھڑ نکرے کہ ایک ہاتھ سے لڑکے کو آبدست لوائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا پکائے کہ جسکو دیکھ کے مرد کا دل گھن کھائے کھانے سے نفرت ہو جائے یا کہ

عورت کو بڑی صفائی سے کام کاج کرنا مناسب ہی خیال طہارت واجب ہی نہیں تو گھناؤنی کہلائیگی پھوہڑ اور بدسلیقہ مشہور ہوجائیگی غرض جب کھانا بڑی پاکی و ستھرائی سے تیار ہوجائے تو آپ باورچیخانے سے نکل کے تھوڑی دیر انگنائی میں ہوا کھائے کہ پکانے کی گرمی بدن سے دور ہو طبیعت کو فرحت اور سرور ہو۔

لڑولقہ

اس طرح باتمیز اگر ہوگی | سارے کنبے میں نامور ہوگی

دوسرا سبق کھانا کھانے کے آداب میں

امیرزادی س

آقوجی آپکی عاطفت سے کھانا پکوانے اور پکانے کا طریقہ تو معلوم ہوا اب امیدوار ہی کہ کھانا کھانے کے آداب بھی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے۔

آقوجی ج

اپنے گھر میں جب کھانے کا ارادہ کرے تو اول دونوں ہاتھ اور منھ اور ناک بخوبی پاک و صاف کرے اور اگر چھوٹا بچہ کچھ چاہتا ہو اگود میں ہو تو اسکا منھ ہاتھ بھی اچھی طرح دھووے اور بڑے ادب سے اکڑوں دسترخوان کے کنارے بیٹھے اور بسم اللہ کرکے کھانا نوشجان کرے۔

اور اگر کہیں مہمان ہو تو خود بخود کھانا نہ شروع کرے بلکہ گھروالی کے حکم کی منتظر رہے اور سب کھانے والیوں سے پہلے ابتدا نہ کرے اور تین اونگلیوں سے زیادہ کھانے میں نہ بھرے اونگلیاں چاٹتی نہ جائے نوالہ کھانے میں منھ زیادہ نہ پھیلانے سے چبانے کی آواز باہر نہ نکلے بڑے بڑے لقمے ہو کے نردون کی طرح نہ کھائے اور جلدی جلدی نہ سے نوالہ اٹھانے کی ہتھا لگا کے کھانا بری بات ہی اور روٹی کا گودہ الگ کرکے خالی روٹی کھانا بھی واہیات ہی اچھی چیز پہ ہاتھ لپکانا برا ہی بلکہ اودھر کی طرف

چھینکے سے سر کا دینا اوٹے ہو اور دوسری نوالون کی طرف نظر نہ اٹھائے منھ سے کوئی چیز روٹی وغیرہ بستر خوان پہ نہ گرنے پائے اور جو کھانا آگے آئے اُسمین اس خوبصورتی سے ہاتھ لگائے کہ اگر بس خوردہ دوسرے آدمی کو ملے تو اُسے نفرت نہو جائے اور دیر تک نہ کھائے اور نہ سب کے پہلے اُٹھ جائے اگر خود کھا چکے اور سب کھاتے ہون تو اُنکا ساتھ دینا ضرور ہی سب کے پہلے اُٹھ جانا ادب قاعدے سے دور ہی اور اگر اپنا یا مان باپ بھائی کا گھر ہی تو اختیار ہی جب تک چاہے کھائے کچھ نہین تنگ و عار ہی اور جب کھانے سے فراغت ہو تو ہاتھ منھ بخوبی دھوئے پاندان کھول کے پان لگائے اول اورون کو گلوریان دے پھر آپ کھائے ؛

تیسرا سبق چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے بیان مین

امیر زادی

اتوجی کھانا کھانے کے آداب تو آپ نے ناچیز کو بخوبی بتلائے اب امیدوار ہون کہ ملتفت فرما کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے طریقے بیان فرمایئے ؛

اتوجی ج

عورت کو چاہیے کہ آہستہ آہستہ قدم رکھے ادھر ادھر نظر نہ کرے جو عورت جلد جلد ہی قدم اُٹھاتی ہو بد تمیز کہلاتی ہو اور جھوم جھوم کے چلنا بھی بُرا ہی یہ چال چلن سوا بہو بیٹیون کے اورون کو سزا ہی اور بار بار پیچھے پھر کے دیکھنا بڑا عیب ہی اس طریقے کا منجر بفساد ہونا لاریب ہی عورت اگر کہین مہمان جائے تو لازم ہی کہ قرینہ سے ایک جگہ اپنا زانو جمائے ادھر ادھر نہ جھنجھوائے نام نہ رکھوائے جو عورت ادب سے ایک جگہ بیٹھی رہتی ہی وہ بھاری بھرکم ہو سب اُسکا پاس و لحاظ کرتے ہین اگرچہ وہ سن و سال مین کم ہو اور گھٹنے پہ سر رکھکے بیٹھنا غمگینی کی علامت ہی اور گردن اُٹھاکے بیٹھنا بیوقوفوں کی عادت ہی چار آدمیون مین بیٹھ کے ناک مین اُنگلی نہ ڈالے گنجوانہ کھجائے

انگڑائی سے احتیاط کرے جمہائی کا انضباط کرے سبکے سامنے ناک چھنک دینا اور اوگال اگال دینا بھی بے تمیزی مین داخل ہی جسکو ان باتون کا خیال نہین ہو وہ شعور سے خالی محض غافل ہی چلنے بیٹھنے مین کوئی عضو نہ کھلنے پائے اپنے بیگانے مین انگشت نما نہو جائے اور جو بات کہے خوب سمجھ بوجھ کے کہے ہرزہ گوئی نہ کرے ورنہ چٹکیون مین اُوڑائی جائیگی مفت کی شرمندگی اُٹھائیگی ❊

لمولفہ

عورتون مین ہی وہی پاکیزہ تر
نیک بی بی ہو وہی دانشور
جسکے دیدے مین نہو شرم و حیا

باحیا ہو اور ہی نیچی نظر
جو حیا و شرم سے معمور ہو
بے ادب مشہور ہو گی جابجا

چوتھا سبق سینے پرونے کے بیان مین

امیر زادی س

اتو جی آپکی مرحمت سے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے آداب تو بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ سینے پرونے کے کچھ قاعدے بھی ارشاد فرمایئے ❊

اتو جی ج

سینا پرونا عورت کے حق مین بڑی مفید چیز ہی سینے پرونے سے عورت ہردلعزیز ہی لڑکیون کو چاہیے کہ ہر روز بلاناغہ پہر بھر جالی کاڑھا کرین اپنی عقل سے آستینون مین بیل بوٹے نکالا کرین جب آستینین کاڑھنے مین بخوبی اُستاد ہو جائین تو دوپٹے بازار سے چھپوا کے ٹیپچی کی چکن پر ہاتھ بٹھلائین جب اُسمین کچھ واقفیت پیدا ہو جائے تو جو گوشہ لوبیان چھپوا کے مری اور پھندے کی چکن کا انگا لگائین جب اسمین بھی بے مثال ہو ہاتھ کی صفائی بدرجہ کمال ہو تو پھر اختیار ہی جو چاہے انگرکھا ٹوپی دوپٹہ کرتی کاڑھے بنائے مان باپ کو اپنی ہنرمندیان دکھائے اور کتر بیونت کاٹ چھانٹ مین بھی مہارت

بہم پہونچائے جو سینا پرونا آگے آئے اُس سے جی نہ چھپائے ہر کپڑے کو ایسا کتر بیونت کے کاٹے چھانٹے کہ درزی کے کان کاٹے ٹانکا ایسا لگائے کہ نا معلوم ہو ورنہ ایسی سیئے کہ ایک بار کی جا کا مفہوم ہو نانے کپڑے بھی ایسے سیئے کہ بڑی بڑی مغلانیان دیکھ کے چکرائین ساری اُستادی بھول جائین جو لڑکیان سینے پرونے سے جی چُراتی ہین جب گھر بار والی ہوتی ہین اپنے کام مین عاجز آتی ہین پھوہڑ کہلاتی ہین قطعدار کپڑے کو ترس جاتی ہین ؎

لمؤلفہ

وہی ہو عورتون مین سب سے ہشیار | جو ہو سینے پرونے سے خبردار
خردمندی سے کپڑا ایسا چھانٹے | کہ سارے درزیون کے کان کاٹے
جو درزی اُسکا کپڑا دیکھ پائے | خجل ہوکر سوئی اپنی چھپائے
ہو ایسی پہل بوٹے مین بھی اُستاد | کہ شاگردی کرے مانی و بہزاد
دکھائے وہ عجائب سوئی کے کام | کہ حیرت مین ہون اُس سے خاص اور عام

خاتمہ اولاد کی پرورش مین

اولاد ماں باپ کے پاس اللہ تعالے کی امانت ہی اُنکے پالنے پوسنے پڑھانے لکھانے مین بڑا خیال چاہیے ورنہ امانت مین خیانت ہی جب اللہ تعالے انسان کو اولاد عطا کرے تو اُسکا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے بہت عمدہ اور افضل ڈھونڈھ کے نام رکھے ہر وقت اُنکی تیمارداری مین مشغول رہے اور دودھ حتے الامکان ماں ہی کو پلانا اولے ہی انّا کا دودھ لڑکے کے حق مین نہین اچھا ہی اگر انّا کی اصالت مین کچھ فتور ہی تو اُسکا کسی قدر اثر لڑکے مین آنا ضرور ہی اور روز اول سے ہر بات مین اُسکے سامنے اللہ کا نام لے تاکہ پہلے پہل اُسکی زبان سے اللہ ہی کا نام نکلے جب لڑکا لڑکی پورے دو برس کے ہو جائین تب اُنکا دودھ بڑھائے اور افضال الٰہی کا شکر بجا لائے نیک باتین سکھائے بُری باتون سے ڈرائے عمدہ عمدہ مزے دار کھانے نہ کھلائے نفیس نفیس قطعدار

کپڑے نہ پہنائے ورنہ اُنکو ابھی سے اچھے بُرے کھانے کپڑے کا خیال ہوگا جوانی مین اُنکی جان کا وبال ہوگا بلکہ دال روٹی یا سالن روٹی کی عادت ڈالنا اُنکے حق مین اچھا ہو سادی پوشاک پہنانا زیبا ہو اور کھانا کھانے کے آداب بھی تعلیم کرے اُنکی تعمیل جسطرح ہوسکے مستقیم کرے کہ دہنے ہاتھ سے چھوٹا نوالہ اُٹھائے خوب چبائے جلدی جلدی نہ نگل جائے اودھر اودھر نظر نہ کرے دال سالن مین کپڑا نہ بھرے شب و روز مین صرف تین بار کھلائے ٹھوسا ٹھوس کے بھوکے زدہ نہ بنائے بلکہ اُسکو اکثر یون بہلائے ایسی ایسی باتین زبان پر لائے کہ ہا بیٹا زیادہ کھانا بُری بات ہو بالکل واہیات ہو کم کھانے سے جی کو آرام ہو زیادہ کھانا گائے بیل کا کام ہو جو میان بیٹے کم کھاتے ہین اچھی اچھی چیزین پاتے ہین تاکہ وہ ڈر جائے ہر وقت کھانے کی دھوم نہ مچائے اور بڑے لڑکون کی صحبت سے بچائے کوئی بُلے اوپر اُسکے پاس پھٹکنے نہ پائے کیونکہ صحبت کا اثر ضرور ہی تخم تاثیر صحبت کا اثر مثل مشہور ہی جب خدا کے فضل و کرم سے چار برس چار مہینے کا ہو جائے لڑکی ہو خواہ لڑکا اُسکی بسم اللہ کرے پڑھنے بٹھلائے اگر لڑکی ہو تو ایک بڑھیا ماما دیانت دار نیک کردار کے ساتھ ڈولی مین سوار کرکے مدرسۂ نسوان مین ہر روز بھیجا کرے تاکہ وہان حسب ضابطہ تعلیم پائے تھوڑے دنون مین علم و ہنر سیکھ جائے اور اگر لڑکا ہو تو اُسکا بھی اسکول مین سپرد کرنا اولے ہو کہ وہان جھٹ پٹ ہندی فارسی عربی انگریزی مین ہوشیار ہو جائے چند روز کے عرصے مین صاحب سند و اعتبار ہو جائے اور یہ بھی خیال رکھے کہ جب لڑکی لڑکا مدرسہ سے پڑھ کے گھر مین آئے تو لہو و لعب مین آوارہ نہونے پائے لڑکی سے کھانا پکانے سینے پرونے کا کام لے لڑکے کو لکھنے اور سبق یاد کرنے کا حکم دے اور ہر روز جب سب کامون سے فراغت پائین تو تھوڑی دیر کھیل کود مین بھی دل بہلائین قیدیون کی طرح ہر وقت محبوس نکرے کھیل کود سے مایوس نکرے اور جب سلیقہ شعاری سے کوئی کام بنائین تو حسب مقدور

انعام بھی پائیں اور شاباش و آفرین بھی کہے کہ آیندہ کو اُنکا دل بڑھے اور اگر اتفاقاً کوئی خطا کرے اور ڈر کے مارے اُسکا اخفا کرے تو بیجا ہے عادت نہ ضرور ہو ہر وقت زجر و توبیخ طریقۂ تعلیم سے دور ہے جو لڑکے ہر وقت بات بات مین مار دھاڑ کھاتے ہین وہ بیحیا ہو جاتے ہین کھلم کھلا جو جی چاہتا ہے کرتے ہین مار سے پھر نہین ڈرتے ہین اور اگر بار بار تقصیر ہو تو اُسکی یہ تدبیر ہے کہ سب سے چھپا کے اُسے چشم نمائی کرے اور سمجھائے کہ خبردار یہ حرکت بار دگر ہونے پائے نہین تو بہت سزا پائیگا سب کے آگے ذلت اُٹھائیگا اور ایسی ایسی باتین اُنکے ذہن نشین کرے کہ تحصیل علم و ہنر شرفا کا کام ہے جاہل بے ہنر گلی گلی بدنام ہے نرمی اور ملنسار ہی نشان شرافت ہے اکڑنا بھڑنا غرور کرنا عین حماقت ہے اپنے بڑے بوڑھون کا ادب بجا لاؤ اور خُردون کو بیحد پیار اور محبت سے پاس بٹھاؤ اور بزرگون کی طرف پشت کرنا اور کسی سے نہ ڈرنا بیفائدہ باتین بنانا بڑے بوڑھون سے نہ شرمانا ناک یا منھ مین اُنگلی ڈالنا کسی کے سامنے کھنکھار کے تھوکنا یا ناک کا گجوا وغیرہ نکالنا بڑی بے ادبی ہے یہ عادت بہت بری ہے غرض اسیطرح تعلیم و تلقین کرتے رہے جب لڑکی دس برس کی ہو تو اُسکو اچھے گھر مین بیاہے خاوند اور ساس سسرون کی تابعداری کرنا سکھائے اور لڑکا جب پڑھ لکھ کے پایۂ اعتبار مین آئے لیاقت کی چند سندین بہم پہونچائے اُسوقت کسی اچھے خاندان مین ماں باپ کی بیٹی سے جو صورت شکل چال چلن علم و ہنر مین اچھی ہو اُسکی شادی کرے اپنی خانہ آبادی کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ لڑکا از بس خوش سیر ہوگا سارے جہان مین نامور ہوگا ۔۔

المؤلفہ

بصد مہر و لطف پالو تم اولاد	کہ ہے حق کی امانت ہو نہ برباد
کرو علم و ہنر سے اُنکو ماہر	کہ ہون اوناس نادانی سے ظاہر
بزرگون کا ادب اُنکو سکھاؤ	نہ اُنکی تربیت سے باز آؤ

سکھا دے انکو تم تہذیب اخلاق — کہ تا ہو جائیں وہ مطبوع آفاق
ہر اک جا انکی قدر و منزلت ہو — ہر اک انکا مدح اہلیت ہو
کریں دنیا میں حاصل جاہ و دولت — رہیں خوش خرم با شان و شوکت
ثنا خوانی ہو انکی چار سو میں — دعا دے انکو ہر کس کو بکو میں
بخوبی وہ تحسین جنین کرائین — دل و مقصود سب انسے بر آئین
نتیجہ پرورش کے انسے پاؤ — ہزاروں فائدے انسے اٹھاؤ
مبارکبادیاں دین دوست آکے — کریں خاکستر اعدا کو جلا کے
مری بھی یا خدا تیرے کرم سے — یہ دل کی آرزو جلدی سے نکلے
کہ ہو علامہ فخر الدین احمد — طفیل آل و اصحاب محمدؐ
کر اسپر ایسی اپنی مہربانی — کہ حاصل ہو مراد دو جہانی
صفات نیک سے معمور کر دے — جہان میں ہر طرف مشہور کر دے
وہ افعال جمیل اس سے عیان ہون — کہ اخیار زمانہ مدح خوان ہون
بر آئیں شیفتہ کے سب مقاصد — رہیں خوش دوست اور ناشاد حاسد

الحمد للہ والثنا بمنہ تمم تہذیب النسا

تمام شد

قطعہ تاریخ ہجری تالیف رسالہ ہذا از مولف

یہ تہذیب نسوان کا نسخہ ہے خوب — جہالت کے رکھتا نہیں گرد کو
سن ہجری اسکا لکھ اے شیفتہ — کہ ہو نوشدارو یہی درد کو
۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ از گلفشانی قلم جادو رقم شاعر با طبع لطافت مشحون منشی لال بہادر صاحب متخلص بہ گلشن میر بخشی سرکار فیض آثار جناب آنریبل سر مہاراجہ دگبجے سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی

بلرام پور و تلسی پور و غیرہ دام اقبالہ شاگرد رشید مؤلف کتاب ہذا

چو تصنیف شد این رسالہ کہ ہست	ہوائے فصاحت از و در بہ پیچ
سن ہجریش کرد مفتون تلاش	بدل گفت ہاتف عیاں رشتہ خوب ۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ طبع زاد لالہ رام رتن لال صاحب معروف تخلص شاگرد مؤلف کتاب

شیفتہ کا رسالہ نادر ہو	کہتے ہیں شیخ و شاب صل علے
سال فصلی لکھ اسکا اے معروف	خوب اچھی کتاب صل علے ۱۲۹۰ف

قطعۂ تاریخ از منشی محمد حسن خانصاحب تخلص مشہور کرت پوری شاگرد مؤلف کتاب ہذا

رسالہ لکھا شیفتہ نے عجیب	نصائح کا پھولا ہی گویا چمن
کہی اُسکی تاریخ مشہور نے	کہ اچھا گل بوستان سخن ۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک منشی خوش محمد خانصاحب عاقل شاگرد مؤلف کتاب

کہی واہ وا خوب نادر کتاب	نصائح سے معمور ہے سر بسر
جو عاقل نے کی سال فصلی کی فکر	کہا دل نے لکھیے فصاحت اثر ۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ از منشی نند پرشاد صاحب تحمل ہیڈ ماسٹر اسکول دار الریاست بلرام پور شاگرد مؤلف کتاب ہذا

این نسخہ کہ شیفتہ نمودش تالیف	حقا است خزینۂ ہدایات خلق
آشفتہ چو سال ہجریش خواست سروش	گفتا گنجینۂ ہدایات خلق ۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ از منشی سلطان علیخانصاحب تخلص سلطان خلف الرشید راجہ ریاست علی خانصاحب مرحوم رئیس اترولہ شاگرد مؤلف

لکھا کیا شیفتہ نے پند نامہ	نصائح کا کھلا گلزار ہے یہ
لکھو اے سلطان زریے انس تاریخ	کہ دیکھو گلشن بہار ہے یہ ۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامۂ جواہر نگار یکتائے روزگار شاعر جلیل سخندان نبیل واقف رموز شاعری رشک خاقانی و انوری برگزیدہ بارگاہ صمد جناب مولوی رشید الدین احمد صاحب متخلص برشید برادر کلان مؤلف ہیڈ ماسٹر مدرسہ سلون دام ظلہ

لکھا نادر رسالہ واہ کیا تہذیب نسوان مین	کہ اسمین فائدہ دنیا و دین کا بے نہایت ہر
رشید خستہ نے تاریخ ہجری یہ کہی اسکی	حکیمون طالبون کو شغل با ہدایت ہر ۱۲۹۹ھ

ولہ

کیا خوب لکھا ہر یہ رسالہ	کیونکر نہو اس سے دل کو رغبت
لکھا اسکی تو اے رشید تاریخ	ہر نسخۂ کیمیائے حکمت ۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ عیسوی از مؤلف کتاب

لکھا تہذیب نسوان مین رسالہ	یہ اک ہفتے مین مین نے دل لگا کر
لکھا ہے شگفتہ نے عیسوی سال	یہ لکھا ہر پئے نذر ڈرکٹر ۱۸۸۲ع

